# 96820 ـ وائرس ( c ) كا شكار شخص اپنى منگيتر كو بيمارى كے متعلق ضرور بتائے ؟

**سوال**

ميں انتيس برس كا جوان ہ اور تقريبا چار برس سے انكشاف ہوا ہے كہ مجھے وائرس ( c ) كا مرض ہے، ميں نے كئى ايك لڑكيوں كو شادى كا پيغام ديا ہے اور جب ميرى اور لڑكى كے گھر والوں كى پہلى ملاقات ہوتى ہے تو ميں انہيں اپنى اس بيمارى كا بتاتا ہوں تو وہ فورا اس رشتہ سے انكار كر ديتے ہيں، حالانكہ يہ بيمارى اس وقت تك منتقل نہيں ہوتى جب تك خون منتقل نہ ہو، اور نہ ہى يہ متعدى ہے، اور پھر ميرى حالت سے بھى بيمارى محسوس نہيں ہوتى اور كوئى علامت ظاہر نہيں اب مجھے كيا كرنا چاہيے آيا ميں اس بيمارى كے متعلق بتاؤں يا نہ ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كو عافيت و شفايابى سے نوازے، اور آپ كو نيك و صالح بيوى اور اولاد عطا فرمائے.

دوم:

جب يہ بيمارى ايسى ہے كہ لوگ اس سے نفرت كرتے ہيں اور اس بيمارى كے شكار شخص سے شادى كرنے سے اجتناب كرتے اور بچتے ہيں، تو يہ عيب شمار ہوتا ہے، اس ليے اس بيمارى كا بيان اور وضاحت كرنا ضرورى ہے لڑكى والوں كو اس سے دھوكہ ميں ركھنا اور اسے چھپانا حرام اور دھوكہ شمار ہوگا.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" قياس يہ ہے كہ: ہر وہ عيب جو خاوند اور بيوى كو ايك دوسرے سے متنفر كرنے كا باعث ہو اور اس سے نكاح كا مقصد محبت و الفت اور مودت حاصل نہ ہوتى ہو تو يہ اختيار كو واجب كرتا ہے "

ديكھيں: زاد المعاد ( 5 / 166 ).

اور ان كا يہ بھى كہنا ہے:

" اور جو شخص بھی صحابہ کرام اور سلف کے فتاوی جات پر غور و تامل کریگا اسے یہ معلوم ہو گا کہ انہوں عیب کی وجہ سے رد کو ومخصوص نہیں کیا...

اور یہ بھی کہنا ہے: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجر کے لیے سامان تجارت میں عیب چھپانے کو حرام کیا، اور یہ بھی حرام کیا کہ جسے سامان میں عیب کا علم ہو تو اس کی لیے خریدار سے وہ عیب چھپانا حرام ہے.

تو پھر نکاح میں عیب کو کس طرح چھپایا جا سکتا ہے؛ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی کو فرمایا تھ جب وہ شادی کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معاویہ یا ابو جھم کے بارہ میں مشورہ لینے آئي تو آپ نے فرمایا:

" معاویہ تو تنگ دست ہے اس کے پاس مال نہیں، اور ابو جہم تو اپنی لاٹھی ہی کندھے سے اتارتا نہیں "

اس سے یہ معلوم ہوا کہ نکاح میں عیب کو بیان کرنا واجب اور ضروری ہے، تو پھر اس عیب کو چھپانا اور اسے دھوکہ میں رکھنا اور تدلیس کرنا اس کے لزوم کا باعث کیسے ہو سکتا ہے، اور عیب والے کو دوسرے کی گردن میں کیسے طوق بنایا جا سکتا ہے حالانکہ وہ اس سے شدید نفرت بھی رکھتا ہے " انتہی.

دیکھیں: زاد المعاد ( 5 / 168 ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح یہی ہے کہ ہر وہ عیب جس سے نکاح کا مقصد فوت ہوتا ہو وہ عیب شمار ہوتا ہے، اور بلاشك و شبہ نکاح کے مقاصد میں فائدہ و خدمت اور اولاد پیدا کرنا اہم چیز شمار ہوتی ہے، اور یہ اہم ترین مقاصد ہیں، اس لیے جب ان مقاصد کے لیے کوئی مانع ہو تو وہ عیب شمار ہو گا.

اس بنا پر اگر بیوی خاوند کو بانجھ پائے، یا پھر خاوند اپنی بیوی کو بانجھ پائے تو یہ عیب شمار ہو گا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع ( 5 / 274 ) طبع مرکز فجر.

آپ یہ بھی جان لیں کہ آپ کے صدق و یقین اور اس عیب کی وضاحت و بیان کرنے سے امید رکھی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالی آپ کو توفیق سے نوازے گا اور آپ کو بہتر چیز عطا کریگا، آپ کو ایسی بیوی ملے گی جس سے آپ خوش ہو جائینگے، یا پھر آپ کو اسی بیماری کی شکار بیوی حاصل ہو جائیگی، یہ سب کچھ اللہ سبحانہ و تعالی کی تقدیر کے مطابق ہے.

واللہ اعلم .